ماہنامہ

الفرقان

لکھنؤ

بانی

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

APODA

مدیر

خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی

جنوری ۲۰۱۱ء

Rs. 20/-

Dispatch Date : 22 & 28 at Aminabad P.O.

Regd. No.S.S.P. LW-NP-212/2009-2011 R.N.I. No. 2129/5

ALFURQAN MONTHLY

114/31, NAZIRABAD, LUCKNOW-226018

Vol. No. 79 Issue No. 01 Phone : (0522) 4079758 January 201

مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کی انتہائی قابل قدر تصنیف

محفل قرآن

فہم قرآن کی راہ میں ایک تازہ ترین تفسیری کاوش

قرآن کریم کی خدمات میں ایک انتہائی مفید اضافہ

دوسری جلد الحمدللہ شائع ہوگئی

قرآنی آیات کے مابین ربط و تعلق کی تفہیم اس کتاب کی ممتاز خصوصیت ہے

بالخصوص طلباء و اساتذہ کے لئے افادیت کا سمندر اپنے اندر لئے ہوئے ہے

پہلی جلد ''قرآن کے دو باب'' کے نام سے شائع ہوئی تھی

جس میں سورۃ الفاتحہ والبقرہ کی تفسیر شامل تھی

یہ دوسری جلد سورۂ آل عمران، النساء اور المائدہ کی تفسیر پر مشتمل ہے

قیمت جلد اول -/200 جلد دوم -/300

نوٹ: جن حضرات کے پاس ''قرآن کے دو باب'' موجود ہے وہ جلد دوم طلب کرتے وقت جلد اول کا ٹائیٹل کور طلب فرمالیں۔

واقعۂ کربلا اور اس کا تاریخی پس منظر

مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کی ایک معرکۃ الآراء تصنیف

واقعۂ کربلا پر پہلی کتاب ـــــ جس نے نہایت مدلل اور محتاط تاریخی مطالعہ کی شکل میں اصل حقیقت کو پورے پس منظر کے ساتھ بے غبار کیا۔

قیمت اردو ایڈیشن -/110 انگریزی ایڈیشن -/200

ناشر: الفرقان بکڈپو 114/31 نظیر آباد لکھنؤ 226018

مولانا محمد عیسیٰ منصوری (لندن)

ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ
ایک عظیم عالم، ایک پر خلوص خادمِ دین

ڈاکٹر صاحب کی ہستی برصغیر کے اہل علم میں ایک ایسی شخصیت تھی جو بین الاقوامی مجالس و کانفرنسوں اور اعلیٰ سے اعلیٰ سطح پر اسلام اور جمہور اہل علم کی ترجمانی کرتی تھی، بقول مولانا زاہد الراشدی کے: ''مکالمے اور گفتگو کے عصری اسلوب پر ان کی گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ اعلیٰ سے اعلیٰ فکر و دانش کی کوئی بھی سطح ان سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہتی تھی۔ انھوں نے خاموشی سے جنرل ضیاء الحق کے دور سے لے کر پرویز مشرف کے دور تک بعض ظاہر بیں لوگوں کی ملامت کی پرواہ کئے بغیر حکومتی سطح پر وہ کام کر دکھایا جو صرف آپ ہی کے کرنے کا تھا۔ ڈاکٹر صاحب جنرل ضیاء الحقؒ کے عربی کے ترجمان اور دینی معاملات میں مشیر بن کر بہت قریب تھے، آپ نے خاموشی سے جنرل ضیاء الحق صاحب سے حکومتی سطح پر متعدد دینی و علمی کام کروائے خواہ وہ اسلامی نظریاتی کاؤنسل کا خاکہ ہو، خواہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے دعوۃ اکیڈمی و شریعۃ اکیڈمی کے ذریعہ بے شمار دینی و علمی کتب کی طباعت اور دنیا بھر میں ایسے ممالک میں اسلامی اسکالرز تیار کرنا جہاں مسلمان اقلیت اور غیر اسلامی تمدن و کلچر کے دباؤ میں ہیں۔ اسی طرح یونیورسٹی کی طرف سے متعدد دینی و اسلامی کورس کا اجراء جس کے ذریعہ ہزارہا طلبہ نے مطالعہ اسلام، مطالعہ قرآن اور متعدد کورس کئے، خود برطانیہ میں ڈاکٹر صاحب کے عطا کردہ مطالعہ اسلام کا دو سالہ کورس (ہوم اسٹڈی کورس) ورلڈ اسلامک فورم کے توسط سے تقریباً دس ہزار طلبہ و طالبات نے کیا۔ آپ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے صدر و نائب صدر رہے اور حقیقت یہ ہے کہ یونیورسٹی کی دعوۃ اکیڈمی و شریعۃ اکیڈمی کی خاکہ گری کرنے والوں میں سب سے نمایاں اور عرصہ تک ان دونوں اکیڈمیز کی روح رواں آپ ہی کی شخصیت تھی۔

اسی طرح سوٗد کے خلاف سپرم کورٹ کے مشہور اور تاریخ ساز فیصلہ میں ڈاکٹر صاحب کا بحیثیت اپیلٹ بینچ سپرم کورٹ آف پاکستان سب سے نمایاں کردار رہا ہے، اس مشہور فیصلہ کا بڑا حصہ ڈاکٹر صاحب ہی

کا تحریر کردہ ہے اگرچہ پاکستان کے متعدد علماء کرام اور جج صاحبان اس میں شامل تھے۔

ڈاکٹر حمید اللہؒ (پیرس) کے بعد برصغیر میں آئینی و قانونی معاملات میں آپ اسلامی دفعات کے سب سے بڑے ماہر تھے۔ ڈاکٹر حمید اللہؒ کے مشہور خطبات بھاول پور کی دوسری جلد جو قانون بین الممالک کے موضوع ہی پر ہے وہ ڈاکٹر غازی صاحب ہی کے محاضرات ہیں، اس کا مطالعہ بتاتا ہے کہ آپ کی نظر قانون بین الممالک یا انٹرنیشنل لاء پر بہت گہری تھی۔

اسی طرح بہت کم لوگوں کو اس حقیقت کا علم ہے کہ برصغیر میں آپ اسلامی بینکنگ کے بانیوں میں تھے، اسلامی بینکنگ کے لئے تکافل کا ابتدائی خاکہ آپ ہی کا تشکیل کردہ ہے، اس پر پاکستان سے بہت پہلے بعض عرب ممالک اور ملیشیاء میں عمل ہوا۔ اسلامی معاشیات پر آپ کا علمی و فکری اور تجدیدی کام بہت وقیع اور ناقابل فراموش ہے اور اخیر تک اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے شریعۃ ایڈوائزری بورڈ کے چیرمین کا منصب آپ ہی کے پاس تھا۔

اسی طرح قادیانیوں کے خلاف امت مسلمہ کے متفقہ موقف کی ترویج و اشاعت اور اس سلسلہ میں ہونے والی قانون سازی میں ڈاکٹر صاحب کی تگ و دو اور ماہرانہ رائے کا بڑا دخل رہا ہے ۸۰ء کی دہائی میں ساؤتھ افریقہ میں قادیانیوں کے متعلق مشہور مقدمہ میں صدر ضیاء الحق مرحوم نے پاکستان کے جید علماء کرام اور ماہرین قانون کا ایک مؤقر اور اعلیٰ سطحی وفد روانہ کیا تھا وہاں عدالتِ عالیہ کے سامنے امت مسلمہ کا موقف پیش کرنے کی سعادت ڈاکٹر صاحب کے حصہ میں بھی آئی، بالآخر اس تاریخی مقدمہ میں ملت اسلامیہ کے موقف کو غیر مسلم عدالت کے سامنے سُرخ روئی حاصل ہوئی، آج یہ فیصلہ دنیا بھر کے غیر مسلم ممالک کی عدالتوں کے لئے ایک نظیر ہے۔ ایک بار بندہ نے ابراہیم کالج لندن میں برطانیہ کی مختلف ختم نبوت تنظیموں کے سربراہوں اور علماء کو بلا کر ڈاکٹر صاحب سے مٹنگ کروائی ان علماء کرام کے روبرو ڈاکٹر صاحب نے جو بصیرت افروز تقریر فرمائی بندہ نے اس مسئلہ پر ایسی ٹھوس مدلّل تقریر کبھی نہیں سنی تھی، آج بھی آپ قادیانیوں کی ویب سائٹ کھولیں تو اندازہ ہوگا کہ قادیانیوں کو سب سے زیادہ تکلیف ڈاکٹر صاحب ہی سے تھی۔

ڈاکٹر صاحب نے پرویز مشرف جیسے شخص کے ساتھ رہ کر بھی جو کام انجام دیا وہ صرف انھیں کے کرنے کا تھا، چنانچہ رفیق محترم مولانا زاہد الرشیدی صاحب لکھتے ہیں:

''میں ان کی صلاحیتوں اور افتادِ طبع سے آگاہ تھا اس لئے مجھے کوئی تشویش نہیں تھی

اور میں خاموشی سے ان کے ''اپنا کام کرگذرنے'' کی صلاحیت کا مشاہدہ کرتا رہا، چنانچہ جب مشرّف نے آپ کو وزارت سے فارغ کردیا تو میں اسلام آباد کے بعض علماء کے ہمراہ ان سے ملنے گیا اور مبارک باد دینے کے ساتھ ان کا شکریہ بھی ادا کیا تو دوستوں کو تعجب ہوا کہ میں شکریہ کس بات کا ادا کررہا ہوں تو میں نے عرض کیا: دینی مدارس کے خلاف پرویز مشرف کی پُرجوش پالیسی کی شدت کو جس حکمت عملی کے ساتھ ڈاکٹر صاحب نے کم کیا ہے اور اس پالیسی کو ٹالنے کے لئے جو داؤپیچ ڈاکٹر صاحب نے کھیلے ہیں یہ انھیں کا کام تھا''

ان خطرناک حالات میں امریکہ نے پرویز مشرف کے ذریعہ دینی مدارس کو ملیامیٹ کرنے کے لئے ہلّہ بولا تھا ڈاکٹر صاحب کی حکمت عملی یہ تھی کہ پیپر ورک، فائل ورک اور مسلمان ملکوں کے تعلیمی نظاموں کا جائزہ لینے کے حوالوں سے سرکاری وفود کا سلسلہ دراز کیا جائے، چنانچہ یہ سب کچھ ہوتا رہا اسی دوران دینی مدارس کے وفاقوں کو باہمی رابطوں اور رائے عامّہ کو ہموار کرنے کا موقع مل گیا اور انھوں نے مشترکہ موقف طے کرکے حکومتی پالیسی کی مضبوط مزاحمت کا راستہ اختیار کرکے حکومت کی پالیسی کو ناکام بنادیا۔

برصغیر میں ڈاکٹر حمید اللہؒ آف پیرس کے بعد ڈاکٹر محمود احمد غازی ایسے شخص تھے جو اردو، عربی، فارسی انگریزی، فرنچ سمیت تقریباً چھ سات زبانوں کے ماہر اور ان زبانوں میں اعلیٰ تحقیقی تصنیف وخطابت کا ملکہ رکھتے تھے، ڈاکٹر حمید اللہؒ صاحب کی فرانسیسی زبان میں دو جلدوں پر مشتمل سیرت کی شہرۂ آفاق کتاب کا ڈاکٹر صاحب نے براہ راست فرنچ سے انگریزی میں ترجمہ کیا جو بہت مقبول ہوا۔ اسی طرح آپ کی آخری تصنیف حرکۃ المجد دین جو عربی میں ۴۰۰ سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے برصغیر کی عبقری شخصیت حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے احوال وآثار اور خدمات وتصنیفات کے علمی جائزہ پر ہے، یہ کتاب آپ کی فارسی وعربی دانی کے ساتھ علمی تجرّد اور تصوّف کے دقائق سے گہری واقفیت کا ثبوت ہے۔ اسی طرح قرآن، حدیث، سیرت، فقہ، شریعت اور معیشت وتجارت پر آپ کے محاضرات علوم اسلامیہ کا بیش بہا خزانہ ہیں، ان محاضرات کو پڑھنے والا ڈاکٹر صاحب کی وُسعت علمی، وفور معلومات، ذہانت وقوتِ یادداشت اور قرآن وسنت اور تاریخ پر گہری بصیرت پر عش عش کر اٹھتا ہے۔ بندہ ورلڈ اسلامک فورم کی طرف سے یہ اعلان کرتے ہوئے مسرت محسوس کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے محاضرات کی ان ۶ جلدوں کو ورلڈ اسلاک فورم کی طرف سے لسٹر کے دارارقم کے تعاون سے انگریزی میں چھاپا جائے گا، الحمد للہ اس پر کام شروع کردیا گیا ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے گوجرانوالہ

(پاکستان) کی شریعہ اکیڈمی کی ایک فکری نشست میں مسلمانوں کے نظام ونصاب تعلیم پر جو مبسوط خطاب فرمایا تھا وہ اس موضوع پر ''ماقلّ ودلّ'' کی بہترین مثال ہے، اس میں آپ نے دریا کو کوزہ میں بند کردیا ہے۔

مولانا راشدی صاحب نے ڈاکٹر صاحب کے فکری نشستوں کو مرتّب کرکے چھاپ دیا ہے جو علماء کرام کے لئے نادر تحفہ ہے۔ مقبول ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن آف کراچی کے چند برس پہلے پاکستان کے ممتاز دینی ادارے جامعۃ الرشید کراچی میں قضاء وتحکیم پر خطاب میں ڈاکٹر صاحب نے مسلمانوں کے قضاء کی پوری روایت اور اس کا محاکمہ ایسے انوکھے اسلوب میں پیش فرمایا کہ ملک بھر کے مفتیان کرام حیرت زدہ رہ گئے اور سب نے متفقہ طور پر اس خطاب کو پورے کورس کا حاصل قرار دیا۔ بندہ کے نزدیک ڈاکٹر صاحب طبقہ علماء میں برصغیر کی منفرد شخصیت تھے جو مشکل سے مشکل موضوع پر برجستہ مدلّل خطاب کی صلاحیت سے بہرہ ور تھے۔ ایک بار لندن کے مشہور کانوے ہال میں بندہ نے اسلامائیزیشن کے موضوع پر خطاب کی دعوت دی، ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام میں اس موضوع پر ہونے والی کوششوں کی مکمل تاریخ پیش فرمادی۔

یوں تو ڈاکٹر صاحب کی برطانیہ متعدد بار تشریف آوری ہوئی، فورم کی دعوت پر ۱۹۹۴ء میں ڈاکٹر صاحب اور ڈاکٹر سلمان ندوی (ساؤتھ افریقہ) اور جناب صلاح الدین شہیدؒ مدیر ''تکبیر'' کے ساتھ برطانیہ کے مختلف شہروں کا دورہ فرمایا، مختلف شہروں کی علمی تقریبات سمیناروں میں شرکت فرمائی جن کی یادیں آج بھی یہاں کے علماء اور دینی کارکنوں کے ذہنوں میں تازہ ہیں۔ اسی طرح فورم نے برطانیہ میں ''اسلامک ہوم اسٹڈی کورس'' کے عنوان سے بذریعہ خط وکتابت اسلامی کورس شروع کیا تھا جس کے انچارج مولانا رضاء الحق صاحب آف نوٹنگھم تھے اور اس میں مولانا مشفق الدین بھی عملی طور پر شریک رہے۔ اس کورس سے برطانیہ میں ہزارہا طلباء وطالبات نے فائدہ اٹھایا، اس کورس کی عملی رہنمائی ڈاکٹر صاحب ہی نے فرمائی تھی، اُس وقت آپ بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد کی دعوۃ اکیڈمی کے ڈائریکٹر تھے، ہم نے دعوۃ اکیڈمی کا یہ کورس ڈاکٹر صاحب کی اجازت سے ان کے ساتھ باقاعدہ معاہدہ کی صورت میں شروع کیا تھا، ڈاکٹر صاحب مسلسل اس کی رہنمائی اور سرپرستی فرماتے رہے۔

جہاں تک یاد پڑتا ہے ڈاکٹر صاحب سے بندہ کی پہلی ملاقات غالباً ۱۹۸۴ء میں پاکستان کے پہلے سفر کے موقع پر ہوئی، اس وقت ڈاکٹر صاحب اسلامی یونیورسٹی کی دعوۃ اکیڈمی کے ڈائریکٹر تھے، آپ نے ایک

اجنبی زائر کے لئے اپنی قیمتی مصروفیات سے کئی گھنٹے فارغ کر کے ملاقات فرمائی، اس وقت بندہ کا احساس تھا کہ ایک ایسی شخصیت مل گئی جو فورم کے مقاصد میں بین الاقوامی سطح پر ہماری سرپرستی و رہنمائی کر سکتی ہے، اس کے بعد ڈاکٹر صاحب سے تعلق گہرا ہوتا گیا، جب بھی پاکستان کا سفر ہوتا سب سے زیادہ اشتیاق ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کا ہوتا کیونکہ پاکستان کے اہل علم میں آپ کی شخصیت ایسی ہستی تھی جن کی عالمی حالات پر گہری نظر تھی، خاص طور پر مغربی دجّالی طاقتوں کے طریقے وارادے، پالیسیوں اور اقدامات پر آپ کو گہری بصیرت حاصل تھی، آپ سے مل کر ذہنی وفکری گتھیاں سلجھ جاتیں، ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ پر بھی نشستیں ہوتیں اور آپ کی ضیافت سے بھی مستفید ہوتے۔ پاکستان کے آخری سفر میں برطانیہ کے چھ علماء ہمراہ تھے جن میں مولانا مشفق الدین، مولانا شمس الضحیٰ اور مولانا فاروق ملّان بھی تھے، ڈاکٹر صاحب سے طویل ملاقات اور مشورے رہے، اکتوبر ۲۰۱۰ء کے آخری عشرہ میں ہم لوگوں نے مولانا سلمان الحسینی صاحب کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کا برطانیہ کا دورہ طے کیا تھا، خیال تھا کہ طویل عرصے کے بعد ڈاکٹر صاحب سے دل کھول کر باتیں ہوں گی، مغرب اور ملت اسلامیہ کے احوال اور درپیش مسائل پر غور وخوض کر کے مستقبل کے لئے لائحۂ عمل طے کریں گے مگر ع

اے بسا آرزوئے کہ خاک شدہ

۲۶ ستمبر ۲۰۱۰ء صبح کی نماز کے بعد تقریباً سات بجے اچانک فون کی گھنٹی بجی اسلام آباد سے غالباً ڈاکٹر صاحب کے بھائی ڈاکٹر غزالی صاحب یا کوئی عزیز خبر دے رہے تھے کہ اچانک حرکت قلب بند ہونے سے ڈاکٹر صاحب انتقال کر گئے انا لله وانا اليه راجعون، بندہ یہ سُن کر سکتہ میں رہ گیا ایسا محسوس ہوا کہ سب کچھ تباہ ہو گیا، نظریاتی وفکری کام کرنے والوں کے لئے کتنا عظیم سانحہ ہے، ہم نے کتنی عظیم شخصیت کھو دی، ڈاکٹر صاحب کا وجود عالم اسلام کے لئے بسا غنیمت تھا، آپ کو دیکھ کر ملت کی بے مائیگی و بے بضاعتی کا احساس کم ہوتا تھا، بین الاقوامی فورم پر اسلام اور مسلمانوں کی نمائندگی کا جو سلیقہ ڈاکٹر صاحب کو تھا اس کی مثال کم ہی ملے گی۔ آپ علم وفضل دینی حمیّت وتصلّب کے ساتھ ساتھ حُسنِ تکلّم وحکمت کی دولت سے آراستہ تھے۔

ڈاکٹر صاحب حکومت کے اعلیٰ سے اعلیٰ منصب پر فائض رہے، آپ وفاقی وزیر برائے مذہبی امور، ممبر پاکستان سیکوریٹی کاؤنسل جج، وفاقی شرعی عدالت چیرمین، شریعۃ ایڈوائزری بورڈ برائے اسٹیٹ

بینک آف پاکستان اور اسلامی نظریاتی کاؤنسل کے رکن، انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی کے صدر، نائب صدر دائریکٹر دعوۃ اکیڈمی وغیرہ وغیرہ رہے مگر کبھی سرکاری مراعات سے ذاتی فائدہ نہیں اٹھایا، آپ کا علمی مقام یہ تھا کہ بیسویں صدی کی عبقری شخصیت ڈاکٹر حمید اللہ ؒ آف پیرس نے ایک بار ڈاکٹر صاحب کو خط میں تحریر کیا کہ آپ کو میری کتب اور تحریروں میں حذف واضافہ کا اختیار ہے۔ آپ کو تصوّف واحسان میں برصغیر کے ۳-۱۴ اہم ترین اکابر کی طرف سے اجازت بھی حاصل تھی مگر آپ نے اس طرح اخفاء سے کام لیا کہ گنتی کے چند افراد ہی واقف ہوں گے۔

آپ سماع حدیث کی متعدد اعلیٰ ترین سندیں رکھتے تھے، ایک سند ایسی تھی جو صرف چار واسطوں سے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تک پہنچ جاتی ہے۔ آپ کی گفتگو بڑی پُر حکمت اور دانائی کی ہوتی، ایک بار ملیشیاء میں بین الاقوامی یونیورسٹی کے ورک شاپ کے موقع پر فرمایا: آج کے دور میں کوئی اگر خلیفہ، وزیر، امیر یا کسی منصب پر پہنچ جاتا ہے تو یہ بھول جاتا ہے کہ میں عبداللہ بھی ہوں۔ ایک بار ہم آکسفورڈ میں اسلامی سینٹر کے ڈائریکٹر فرحان نظامی صاحب سے ملنے گئے وہاں عرب شہزادوں کی داد ودہش کا تذکرہ تھا جو مغربی ممالک میں نام ونمود کی جگہوں پر علم واسلام کے نام پر خرچ کرنے میں بڑے فراخ دل واقع ہوئے ہیں تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا: عربوں کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اسلام کے پیٹرن (سرپرست) رہنا چاہتے ہیں خادم نہیں۔ آپ ہمیشہ خود کو ایک دنیادار شخص ظاہر کرتے مگر بندہ نے ہمیشہ آپ کو کسی علمی مشغولیت (مطالعہ وتصنیف) میں دیکھا یا ذکر وتلاوت میں۔ ایک بار برطانیہ کے لسٹر شہر میں مولانا فاروق ملّان صاحب کے سینٹر دارارقم میں ایک ہفتہ تک ڈاکٹر صاحب کے محاضرات رہے، فقہ الاقلّیات جیسے نادر موضوع پر ڈاکٹر صاحب کی قدرتِ کلام اور حسن خطابت دیکھ کر بار بار دل تڑپتا کاش برطانیہ کے مولوی صاحبان جبّہ ودستار اور القاب کے پھندوں سے نکل کر اس گوہر نایاب کی قدر کر کے فائدہ اٹھاتے۔ ڈاکٹر صاحب کی خداداد صلاحیتوں سے تقریباً دو سال ملشیاء کی انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اور تقریباً اتنی ہی مدّت عربوں میں قائم ہونے والی سب سے اعلیٰ معیار کی بین الاقوامی یونیورسٹی آف قطر نے استفادہ کیا۔ بندہ نے گذشتہ سال میرے مخلص دوست مولانا رفیق ندوی کی جو قطر میں مقیم ہیں ڈیوٹی لگائی تھی کہ ہر ہفتہ کسی خاص موضوع پر ڈاکٹر صاحب کا لکچر رکھیں اور ان کی D.V.D تیار کر کے ہمیں فراہم کریں۔ ورلڈ اسلامک فورم کی طرف سے ایک معیاری دعوتی چینل قائم کرنے کے لئے کام جاری ہے جو تین سال پہلے دی میسیج کے نام سے رجسٹرڈ کروالیا گیا

تھا جناب کامران رعد صاحب اس کے انچارج ہیں جو تُند ہی سے اپنے کام میں جُٹے ہوئے ہیں، ویسے تو یہاں برطانیہ میں گذشتہ چند سالوں میں درجن بھر چینل کھل گئے ہیں مگر ان میں نہ انسانیت کے لئے کوئی پیغام ودعوت ہے نہ مسلمانوں کے لئے مقصد حیات وامت کا پیغام، نہ آج کے تہذیبی، فکری نظریاتی چیلنجز کا جواب، یہ سارے چینل محض اپنے اپنے مسلک کی اشاعت اور اپنے اکابر کی ثناوتوصیف اور کہانیوں کے لئے وقف ہیں، خدا کرے، ہم جلد اس قابل ہوسکیں کہ ڈاکٹر صاحب کے خطابات اپنے چینل سے نشر کرسکیں۔

ڈاکٹر صاحب کے اخلاص اور اپنی ذات کے اخفاء کا یہ عالم تھا کہ فورم کی طرف سے ۱۶/۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء ڈاکٹر صاحب کے لئے تعزیتی اجلاس کے موقع پر جب صدارتی خطبے کی تیاری کا مرحلہ آیا تو خیال آیا گھر میں ڈاکٹر صاحب کی درجن بھر تصانیف ہیں، آپ کی شخصیت واحوال پر مضمون تیار کرنے میں ان سے مدد مل جائے گی، جب کتب اٹھا کر دیکھیں تو ان میں ایک لفظ ڈاکٹر صاحب کی اپنی ذات کے متعلق نہیں ملا، اس دور میں لوگ چھوٹی چھوٹی کتب مرتّب کرکے اکابر سے تقریظ ومقدمہ کے نام سے اپنا پورا بایوڈیٹا (حالاتِ زندگی) اور کارنامے بڑھا چڑھا کر لکھوا لیتے ہیں۔ بندہ نے ڈاکٹر صاحب کی طرح سفر وحضر میں تلاوتِ قرآن اور اذکار ومعمولات کی پابندی کرنے والے بہت کم دیکھے، آپ عام طور پر باوضو رہتے، فارغ اوقات میں اور دورانِ سفر اکثر آپ کے لبوں پر تلاوت قرآن جاری رہتی، آپ حافظ قرآن تھے، رمضان المبارک میں اپنی رہائش گاہ پر تراویح میں قرآن سنانے کا معمول تھا، آپ سادگی، تواضع اور انکساری کی تصویر تھے، جو کھانا سامنے رکھ دیا جاتا انتہائی رغبت سے تناول فرماتے۔ غرض آپ سادگی اور خوبیوں کا مجموعہ تھے، واقعہ یہ ہے ہم اپنے دور کی بہت بڑی علمی شخصیت اور فکری رہنما سے محروم ہوگئے۔ عرصے سے ہم اہلِ مدرسہ کا ایک المیہ یہ ہے کہ ہم ظاہر پرستی کے سلسلہ میں افراط کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے بہت سے قابل قدر لوگوں کی قدر نہیں کرپائے۔ جب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کا انتقال ہوا اور بندہ نے ڈیلی جنگ میں آپ پر تفصیلی مضمون لکھا تو ایک مولوی صاحبؒ نے فون پر پوچھا: ڈاکٹر صاحب کس کے خلیفہ تھے؟ میرا جواب تھا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلیفہ تھے، بہت سے مولوی صاحبان کے فون آئے آپ نے پہلے نہیں بتایا ورنہ ہم فرانس جاکر استفادہ کرتے، میں نے کہا: آپ کبھی استفادہ نہیں کرسکتے تھے کہ آپ ظاہر پرستی کے مرض کا شکار ہیں، وہ ایک سادہ سے مسلمان تھے کوئی پیر یا مولوی نہیں تھے، اسی طرح ہمارا طبقہ ڈاکٹر غازی سے فائدہ نہیں اٹھا سکا، اللہ تعالیٰ آپ کی بال بال مغفرت فرمائے اور ملت اسلامیہ کو ڈاکٹر صاحب کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

ایمان کیا ہے؟

کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایمان سے کیا ملتا ہے؟ آج ہی معلوم کیجیے، ایک نہایت معتبر شخصیت عبدالمجید زندانی کے قلم سے۔
ہندی میں پہلی مرتبہ منظر عام پر، فوراً اس کو خریدیں اور ایمان کو تازہ کریں۔
اس کے علاوہ ہندی میں اسلام کا تعارف، نبیوں کے قصّے، جو ہر شخص کے لیے ضروری اور تعارف اسلام کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے خود پڑھیں اور غیر مسلم بھائیوں تک پہنچائیں

ایمان کیا ہے؟ 75/-   اسلام ایک پریچے 30/-
نبیوں کے قصّے اول 40/-   نبیوں کے قصّے دوم 40/-
نماز اور وضو کا آسان طریقہ 15/-   رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں

ملنے کا پتہ: **ستیہ مارگ پرکاشن،**

☆ العافیہ ٹرسٹ 504/45/2D ٹیگور مارگ، ڈالی گنج لکھنؤ ☆ مکتبہ ندویہ، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
☆ مکتبۂ اسلام 172/54، محمد علی لین، گوئن روڈ، لکھنؤ ☆ الفرقان بک ڈپو، 141/31، نظیر آباد، لکھنؤ

خوش خبری   خوش خبری
دعوت کا کام کرنے والے حضرات متوجہ ہوں

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کے اثر انگیز قلم سے
توحید، رسالت، آخرت کی دلنشیں ترجمانی

نام کتاب: **تین بنیادی عقائد** (پہلی مرتبہ ہندی زبان میں)

برادران وطن کے لیے بہترین تحفہ، آج ہی اس کو خرید کر اپنے غیر مسلم بھائیوں کو پہنچائیں
قیمت 60/- روپے   رعایتی قیمت پر دستیاب ہے

ملنے کا پتہ: **ستیہ مارگ پرکاشن،**

☆ العافیہ ٹرسٹ 504/45/2D ٹیگور مارگ، ڈالی گنج لکھنؤ ☆ مکتبہ ندویہ، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
☆ مکتبۂ اسلام 172/54، محمد علی لین، گوئن روڈ، لکھنؤ ☆ الفرقان بک ڈپو، 141/31، نظیر آباد، لکھنؤ